[redacted]

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱)..........آپ کا بھائی جس شیعہ لڑکی سے نکاح کرنا چاہتا ہے اگر وہ ضروریاتِ دین میں سے کسی چیز کی منکر ہے مثلاً حضرتِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو (نعوذ باللہ) خدا اور معبود مانتی ہے یا قرآن کریم میں تحریف کی قائل ہے یا قرآنِ کریم میں مذکور صحبتِ صدیق کی منکر ہے، یا حضرتِ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا پر لگائی گئی تہمت کو صحیح مانتی ہے یا یہ عقیدہ رکھتی ہے کہ حضرتِ جبرئیل سے وحی پہنچانے میں غلطی ہوئی یا کوئی اور واضح کفریہ عقیدہ رکھتی ہے تو اس صورت میں وہ کافر ہے، اس کے ساتھ آپ کے بھائی کا نکاح ہرگز جائز نہیں، اگر نکاح کرے گا تو شرعاً منعقد ہی نہیں ہوگا۔

اور اگر وہ مذکورہ بالا عقائد میں سے کسی عقیدہ کی قائل نہیں لیکن حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضراتِ خلفاءِ ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر فضیلت دیتی ہو یا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو نعوذ باللہ برا بھلا کہتی ہو تو وہ کافر تو نہیں البتہ فاسق اور گمراہ ہے اور اس لڑکی سے اگر نکاح کرلیا گیا تو نکاح منعقد ہو جائے گا لیکن اس طرح نکاح کرنا خلافِ مصلحت ہے اور ایسی لڑکی سے نکاح کرنا ایمانی غیرت کے خلاف ہے، نیز آئندہ اولاد کی دینی حوالے سے تربیت بھی متاثر ہوگی، لہٰذا اس سے بچنا چاہئے۔

فی ردالمحتار :(۲۳۷/٤)

لا شك فی تکفیر من قذف السیدة عائشة رضی الله تعالیٰ عنها اوانکر صحبة الصدیق رضی الله تعالیٰ عنه او اعتقد الالوهیة فی علی رضی الله تعالیٰ عنه او ان جبرئیل غلط فی الوحی او نحو ذلك

(۲)..........مذکورہ صورت میں والدہ کی بات نہ ماننا شرعاً نافرمانی میں داخل ہے، آپ کے بھائی پر لازم ہے کہ اس سلسلے میں والدہ کے حکم کو رد نہ کرے ورنہ گناہ گار ہوگا۔

فی مشکاة المصابیح :(ص٤١٩)

وعن أبی الدرداءؓ أن رجلا أتاه فقال : إن لی امرأة وإن لی أمی تأمرنی بطلاقها فقال له أبو الدرداءؓ: سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول:الوالد أوسط أبواب الجنة فإن شئت فحافظ علی الباب أو ضیع ۔ رواه الترمذی وابن ماجه ۔

وفی مرقاة المفاتیح شرح مشکاة المصابیح تحته:

والمعنی أن أحسن ما یتوسل به إلی دخول الجنة ویتوصل به إلی وصول درجتها العالیة مطاوعة الوالد ومراعاة جانبه وقال غیره إن للجنة أبوابا

Scanned by CamScanner

[redacted]

وأحسنها دخولا أوسطها وأن سبب دخول ذلك الباب الأوسط هو محافظة حقوق الوالد اه فالمراد بالوالد الجنس أو إذا كان حكم الوالد هذا فحكم الوالدة أقوى وبالاعتبار أولى فإن شئت فحافظ على الباب أي داوم على تحصيله أو ضيع حصول الباب بترك المحافظة عليه وهذا كلام أبي الدرداء والمعنى فاختر خيرهما۔

(۳)..........اولاً تو آپ کے بھائی پر مذکورہ لڑکی سے نکاح کا ارادہ ترک کرنا لازم ہے، لیکن اگر وہ باز نہیں آتا تو حکمت اور مصلحت کے ساتھ اس کو سمجھاتے رہیں، تاہم اس کی وجہ سے قطع تعلق نہ کریں کیونکہ قطع تعلق کی تدبیر عام طور پر کارگر ثابت نہیں ہوتی۔ اگر وہ منع کرنے کے باوجود نکاح کرتا ہے تو جواب نمبر ا میں مذکور تفصیل کے مطابق جس صورت میں نکاح منعقد ہی نہیں ہوتا، اس صورت میں شرکت جائز نہیں، اور جس صورت میں نکاح منعقد ہو جاتا ہے اس صورت میں بھی نکاح میں شرکت سے پرہیز کرنا چاہئے، اگرچہ شرکت کی گنجائش ہے۔

(۴)..........اگر لڑکی نکاح کے بعد کفریہ عقیدہ ظاہر کرتی ہے اور اس کا یہ عقیدہ نکاح کے وقت سے ہو اور اس نے اُس وقت چھپایا ہو تو یہ نکاح شروع سے منعقد ہی نہیں ہوگا اور آپ کے بھائی کے لئے اس لڑکی کو رکھنا جائز نہیں ہوگا۔ واللہ اعلم

(محمود الحسن)

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۷۔۸۔۱۴۲۹ھ

Scanned by CamScanner